مدینہ جانے والوں کے ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے کا حکم ؟

﴿ ما حكم إرسال السلام للنبي صلى الله عليه وسلم مع الذاهبين للمدينة ؟﴾

[أردو– الأردية –Urdu]

محمد صالح المنجد

مراجعہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مد نی

2009 - 1430

islamhouse.com

﴿ ما حكم إرسال السلام للنبي صلى الله عليه وسلم مع الذاهبين للمدينة ؟ ﴾

((باللغة الأردية))

محمد صالح المنجد

مراجعة : شفيق الرحمن ضياء الله المدني

2009 - 1430

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجاج کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے کا کیا حکم ہے؟

الحمد للہ :

یہ غیر مشروع فعل ہے، ایسا فعل قرون مفضلہ میں سے نہیں ، اور نہ ہی عقلمند مسلمانوں کا فعل رہا ہے؛ کیونکہ کسی بھی جگہ سے ہرایک کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا ممکن ہے، اور اللہ تعالی نے اس سلام کو اپنے فرشتوں کے ذریعہ جن کو اس عظیم کام کی ذمہ داری سونپی ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانے کی ذمہ داری لی ہے.

تو اس بنا پر جو شخص بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی بھی جگہ سے سلام بھیجتا ہےتو یہ سلام یقنیا پہنچ جاتا ہے، تو پھر

مدینہ الرسول کی زیارت کرنے والے کو ایسی تکلیف کیوں دی جائے کہ وہ نبی علیہ السلام پر سلام پڑھ دے، اور اس کا بھی علم نہیں کہ وہ سلام بھیجے یا نہ بھیجے، اور یہ بھی علم نہیں کہ اسے یاد رہے یا بھول جائے ؟

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھ تك پہنچاتے ہیں "

سنن نسائی حدیث نمبر (**1282**) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (**1664**) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تك پہنچ جاتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (**2042**) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (**7226**) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ عبد الرحمن بن ناصر البراك ـ جو کہ امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں ـ حفظہ اللہ کا کہنا ہے:

مدینہ کا سفر کرنے والے کے ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی، اور نہ ہی یہ سلف صالحین

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی عادت میں سے تھا، اور نہ ہی تابعین کی عادت تھی اور اسی طرح اہل علم بھی سلام نہیں بھیجا کرتے تھے، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایك سے بھی یہ منقول ہے ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی امت کا سلام اور درود ان تك پہنچایا جاتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

" تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تك پہنچ جاتا ہے"سنن ابو داود حدیث نمبر (**2042**).

اور ایك روایت کے الفاظ ہیں:

" کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا سلام مجھ تك پہنچ جاتا ہے "-

مسند ابو یعلی حدیث نمبر (**469**).

تو اس بنا پر: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنا بدعت ہے، بلکہ میت کو بھی سلام بھیجنا جائز نہیں، کیونکہ میت کو بھی وہی شخص سلام کرے گا جو قبر کی زیارت کرے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بقیع کی زیارت کرتے ،ان پرسلام پڑھتے اور ان کے لیے دعا ئیں کرتے ، اوراپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت(دعا)پڑھنے کے طریقہ کی تعلیم دیتے تھے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

(السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلاحِقُونَ ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ)

"اے مومن اور مسلمان قبروں والو! تم پر سلامتی ہو، یقینا ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالی سے تمہارے اور اپنے لیے عافیت کا طلبگار ہوں " صحیح مسلم حدیث نمبر (**975**).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم یہ کہو:

(السَّلامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلاحِقُونَ)

" اے مسلمان اور مومن گھروں (قبروں) والو! تم پر سلامتی ہو، اور اللہ تعالی ہم میں سے پہلے چلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم کرے او رہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ آ کر ملنے والے ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (**974**). اور (صحیح یہ ہے کہ)غائب
شخص کی جانب سے زندہ کو سلام پہنچایا جاتا ہے.

مقصود یہ ہےکہ : اللہ تعالی نے اس امت پر آسانی فرمائی ہے کہ وہ اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجیں، اور زمین کے کسی
بھی جگہ میں کثرت سے درود و سلام پڑھیں، کیونکہ حدیث میں
وارد ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کی قبرکے ساتھ کچھ ایسے فرشتے
مقررفرمادئے ہیں جوآپ تک امت کی جانب سے بھیجنے والوں کے
درود وسلام کوپہنچاتے رہتے ہیں. اللہ تعالی ہمارے نبی پر اپنی رحمتیں
نازل فرمائے. واللہ اعلم.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کے ساتھ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ:

"اگر آپ نے دنیا کے آخری کونے میں بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا تو وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جائیگا؛ کیونکہ اللہ تعالی نے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو زمین میں گھوم پھر رہے ہیں جب کوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے تو وہ یہ سلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نقل کر دیتے ہیں.

چنانچہ اگر ہم یہ کہیں کہ: " اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّم على رسول الله " تو ہمارا سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تك نقل کر دیا جائیگا، اور آپ نماز میں یہ کہتے ہیں:

(السلام علیك أیها النبي و رحمة الله و بركاتة)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو".

تو یہ سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ تك نقل ہو جاتا ہے...

میں نےبعض لوگوں کو مدینہ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

میرے والد نے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی وصیت کرتے ہوئےکہا تھا:

"میری جانب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنا".

تویہ غلط ہے،کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں کہ ان تك زندہ شخص کی سلام نقل کی جائے، پھر جب آپ کے والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہیں تو انکایہ سلام آپ سے زیادہ با اعتماد اور زیادہ قدرت رکھنے والے- فرشتے - کے ذریعے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا جاتا ہے. تو پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں-

اور ہم کہتے ہیں:

آپ اپنی جگہ میں ہی، زمین میں جہاں بھی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھیں تو وہ بہت جلد اور احسن اور زیادہ با اعتماد طریقے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تك پہنچ جائیگا.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (23 / 416 - 417).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب